© rasailojaraid.com

غزل

جناب سید اختر علی تلہری

ہے زیرِ تیغِ تیز بھی اور سر فراز بھی
معجز اثر ہے عشقِ سراپا نیاز بھی

میرے تو اضطراب کا درماں نہ ہو سکا
مانا کہ تھی نگاہ تری دل نواز بھی

یہ سچ سہی کہ عقل ہے روشن گرِ حیات
پیدا کر اپنے دل میں ذرا سا گداز بھی

درماں کو دردِ عشق نے ٹھکرا دیا مگر
خاموش آرہے ہیں نظر چارہ ساز بھی

اُس عشوہ گر نگاہ سے شکوے! ستم ستم
وہ فتنہ ساز اگر ہے تو ہے کارساز بھی

کیوں اب نہیں ہے وہ چمنِ دہر کی فضا
یہ داستاں طویل بھی ہے دل گداز بھی

ہے خاکِ کشتگانِ محبت پہ خم جبیں
وابستۂ نیاز ہیں اربابِ ناز بھی

بیگانہ وار دیکھ نہ اصنامِ دہر کو
ہے ایک تیری راہ میں منزل، مجاز بھی

اب میری مے کشی کی مذمت حرام ہے
تیری نگہ سے مل گیا حکمِ جواز بھی

یہ منزلِ نیاز ہے، اے دوست ہوشیار
محمود سر بسجدہ ہے یاں اور ایاز بھی

اختر اسی کا نام ہے دنیا میں انقلاب
ہیں زلزلے میں آج شبستانِ ناز بھی

© rasailojaraid.com